احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 19/ اکتوبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 19/اکتوبر 2012ء 2ذوالحج 1433 ہجری 19/اخاء 1391ہش جلد 62-97 نمبر 244

وہی عالم الغیب ہے

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ۔ غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی ۔ وہی ہے جو بن مانگے دینے والا ، بے انتہا رحم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے ۔ (الحشر :23)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی ۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے ۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے ۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو اِن بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا ۔ **وما کنا معذبین** .... اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائے گا ۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم اِن زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں ۔ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہوگا یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا مُنہ دیکھو گے ۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں ۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا ۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں ۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں ۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے ۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ ۔

(حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد 22صفحہ 268-269)

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں احمدی ڈاکٹرز کو "**تحریک وقف**" فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

" ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں ۔ چاہے زندگی کیلئے کریں ۔ لیکن **وقف** کرکے آگے آنا چاہئے ۔"

(روزنامہ الفضل 13 فروری 2006ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے ۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں **وقف ڈاکٹرز** کی ضرورت ہے ۔

Emergency/Trauma Centre
Paediatrics
Medicine
Gynaecology
Surgery
Eye/ENT
Pathology
Radiology
Anaesthesia

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت انسپکٹر

دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں ایک انسپکٹر کی آسامی خالی ہے ۔ خواہشمند حضرات 22/اکتوبر 2012ء کو صبح 9 بجے اپنی درخواستیں بعد تصدیق صدر حلقہ/ صدر جماعت مع نقول اسناد لے کر پہنچ جائیں ۔ تعلیم کم از کم ایف اے ہو ۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

لجنہ اِماء اللہ ۔ ایک منفرد تنظیم

آج ہے آزادیِ نسواں کا چرچا ہر طرف
پھر رہی ہے بنتِ حوا بے محابا ہر طرف
نہ تعین سمت کا نہ مقصدِ اعلیٰ کوئی
عقل و دانش پر پڑا ہے جس طرح تالا کوئی
اک نہ اک تنظیم کی ممبر ہیں اکثر عورتیں
خود پسندی کی مگر خوگر ہیں خودسر عورتیں
اپنی اپنی انجمن کا جب بیاں کرتی ہیں حال
خون میں اپنے بھی عرشیؔ آ ہی جاتا ہے اُبال
وہ سمجھتی ہیں کہ جاہل ہیں ہماری عورتیں
بند پردے میں ہیں ہم سوچوں سے عاری عورتیں
ہم بتاتے ہیں انہیں لجنہ اِماء اللہ ہے کیا
کیا ہیں اغراض و مقاصد، شان کیا، رتبہ ہے کیا
منفرد ہیں ہم ہماری منفرد تنظیم ہے
عورتوں کے واسطے جو باعثِ تکریم ہے
عمر اپنی انجمن کی اب تو نوے سال ہے
اس کے جذبے ہیں جواں اور اس کی بانکی چال ہے
اس کی ممبر بیٹیاں بھی نانیاں بھی مائیں بھی
چچیاں بھی پھوپھیاں بھی دادیاں خالائیں بھی
عمر سولہ سال ہو یا اِک سو سولہ سال ہو
اس کی ممبر بن کے دل ہر ایک کا خوشحال ہو
یہ گھنا برگد ہے جس کی ان گنت ہیں ڈالیاں
شادماں ہیں اس کا حصہ بن کے پردے والیاں
منسلک آپس میں یوں ہیں جس طرح اک خاندان
اور سر پر ہے خلافت کا مبارک سائبان
بیج گو بویا گیا تھا اس کا ہندوستان میں
آج شاخیں ہیں مگر امریکہ و جاپان میں
ایک جانب ہے یہ گوجر خان، سمبڑیال تک
دوسری جانب ہے، پیرس اور مونٹریال تک
یہ نہیں محدود پاکستان و انگلستان تک
ہیں جڑیں اب اس کی پھیلی چین و تُرکستان تک
جس جگہ دنیا میں پودا احمدیت کا لگا
اس جگہ لجنہ اِماء اللہ کا غنچہ بھی کھلا
مختلف نسلیں، علاقے اور زبانیں مختلف
تیر سب کے ایک جانب ہیں کمانیں مختلف
عہد لیکن ایک ہے، پیمان لیکن ایک ہے
مختلف ہیں جسم گرچہ جان لیکن ایک ہے
دنیوی تعلیم اعلیٰ اور اعلیٰ ڈگریاں
پر اطاعت خون کی مانند جسموں میں رواں
حُکم جب کوئی امامِ وقت کا پاتی ہیں یہ
پورے جوش و ہوش سے اس کو بجا لاتی ہیں یہ
مال کی قربانیاں کرتی ہیں یہ دل کھول کر
چاہتی ہیں دین کو دنیا کو اپنی رول کر
زور پردے اور نمازوں پر ہے ان کا ہر گھڑی
ہے محاذِ دیں پہ لجنہ ، مستعد ، چوکس کھڑی
جس کو دعویٰ ہے وہ دکھلائے اک ایسی انجمن
جس کی رگ رگ میں ہو قربانی کا جذبہ موجزن
جان و مال اور وقت جس کا دین پر قربان ہو
وارنے کا ہر گھڑی اولاد کو ارمان ہو
الغرض لجنہ اِماء اللہ عجب تنظیم ہے
دین دنیا پر مقدم ہو یہی تعلیم ہے

ارشاد عرشی ملک

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

عشق الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی (تذکرہ صفحہ 390)

حضرت مسیح موعود کے چہرے پر تقدس اور انوارِ آسمانی کے نشانات نمایاں تھے

حضرت اقدس مسیح موعود جنہیں اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق کے لئے اس دور میں مبعوث فرمایا ہے ظاہری اور باطنی طور پر انتہائی خوبصورتی اور تقدس اور زیورِ حسن سے آراستہ و پیراستہ تھے۔ آپ کے چہرہ مبارک پر آثار تقدس اور انوار آسمانی ہر لحظہ و ہر آن ہویدا تھے۔ نور کے اس ہالے کو بیان کرنے کی طاقت نہ کسی قلم میں ہے اور نہ کسی سحر بیان مقرر کی تقریر میں۔ آپ مردانہ حسن کا شاہکار تھے۔ آپ کے چہرۂ مبارک کی زیارت کرنے والا بے اختیار پکار اٹھتا تھا کہ یہ شکل کسی جھوٹے کی نہیں بلکہ کسی مقدس انسان کی ہے۔ آپ کے مقدس چہرہ پر تقدس کے ایسے آثار نمایاں تھے اور انوار و روحانی کی بارش کا وہ سماں تھا کہ ہر دیکھنے والا اس کے سحر میں گم ہو جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دور و نزدیک سے اور دیار و امصار سے پروانے اس شمع پر فدا ہونے کے لئے بے اختیار لپکے پڑتے تھے اور غیر کوشش کرتے تھے۔ کہ کوئی شخص قادیان پہنچ کر اس مبارک چہرہ کو دیکھ نہ پائے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس نے حضرت اقدس کو ایک دفعہ دیکھ لیا وہ مانے بغیر نہیں رہے گا۔ اس لئے اُن لوگوں نے یہ مشہور کر دیا کہ مرزا صاحب کے پاس جادو ہے۔ وہ جادوگر ہے جو لوگوں پر جادو کر دیتا ہے۔ وہ مسمرائزر ہے اور مسمرائز کر لیتا ہے اس لئے کوئی اس کے پاس نہ جائے۔ اور کوئی اس سے متاثر نہ ہو مگر اُن کی یہ سب کوششیں ناکام ہو جاتی تھیں۔ لوگ قادیان آتے اور حضرت اقدس کی زیارت کرتے۔ دل و نظر پر ایسا نیک اثر ہوتا کہ بے اختیار پکار اُٹھتے کہ یہ جھوٹے کا منہ نہیں۔ اور فوراً آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو جاتے۔

آج کی اس تحریر میں میں آپ کے سامنے اُن پاک دل لوگوں کے چند واقعات رکھتا ہوں جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کو دیکھا اور آپ کو انوار الٰہی کا منبع اور سرچشمہ پایا اور اُن کے دلوں نے گواہی دی کہ یہ وہی آسمانی انوار ہیں جو ہمیشہ انبیاء و اولیاء پر نازل ہوتے ہیں۔

مبارک چہرہ

حضرت شکر الٰہی صاحب احمدی بیان کرتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ابھی بچہ تھا عمر تقریباً بارہ یا تیرہ سال کی ہوگی دین سے بالکل بے بہرہ تھا غالباً پرائمری کی کسی جماعت میں گورداسپور ہائی سکول میں تعلیم پایا کرتا تھا اس وقت مولوی عبدالکریم مخالف پارٹی کا مقدمہ تھا حضرت مسیح موعود اپنے رفقاء کے ساتھ ہائی سکول کی شمال کی جانب بالکل متصل تالاب تحصیل والے کے رونق افروز ہوا کرتے تھے اور خاکسار مدرسہ چھوڑ کر آپ کی رہائش کے پاس کھڑا رہتا اور آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا رہتا تھا ایک آپ کے عاشق صادق کا نام بچہ ہونے کے باعث میں نہیں جانتا لیکن یہ کہتے ہیں اس بات پر مجھے حیرت تھی کہ ایسے ایک عاشق صادق تھے آپ کے ان کے دائیں ہاتھ میں بڑا پنکھا پکڑا ہوا ہوتا تھا اور بڑے زور سے ہلاتے رہتے تھے (دیر تک کھڑا رہتا ان کو دیکھتا رہتا اور پنکھا اسی ہاتھ میں رہتا اور وہ چلاتے رہتے حیران ہوتا کہ ہاتھ تھکتے نہیں ہیں) ہلاتے بھی آہستہ نہ تھے بلکہ بڑے زور سے جیسے بجلی کے کرنٹ زور سے ہلاتی ہے کیونکہ موسم گرمیوں کا تھا دوبارہ سہ بارہ آتا اور اسی صاحب کو دیکھتا رہتا کہ کیا جادو ہے پنکھا بڑا ہے اور سارا دن ایک ہی ہاتھ سے ہلا رہے ہیں مگر اب معلوم ہوا کہ وہ سچے عاشق تھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 113 روایت شکر الٰہی صاحب)

نورانی چہرہ

حضرت مدد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے اپنے وطن میں رمضان المبارک کے مہینہ میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس دفعہ قادیان میں جا کر روزے رکھوں اور عید وہیں پڑھ کر پھر اپنی ملازمت پر جاؤں ان دنوں میں ابھی نیا نیا ہی فوج میں جمعدار بھرتی ہوا تھا تو میری اس وقت ہر چند یہی خواہش تھی کہ اپنی ملازمت پر جانے سے پہلے میں قادیان جاؤں تا حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار حاصل کر سکوں اور دوبارہ آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کروں کیونکہ میری پہلی بیعت 1895ء یا 96ء کی تھی کہتے ہیں یہ بیعت جو تھی وہ ڈاک کے ذریعہ ہوئی تھی نیز میرا ان دنوں قادیان میں آنے کا پہلا موقعہ تھا اس لئے بھی میرے دل میں غالب خواہش پیدا ہوئی کہ ہو نہ ہو ضرور اس موقعہ پر حضور کا دیدار کیا جائے اگر ملازمت پر چلا گیا تو پھر خدا جانے حضور کو دیکھنے کا شاید موقعہ ملے یا نہ ملے لہٰذا یہی ارادہ کیا کہ پہلے قادیان ہی چلا جاؤں اور حضور کو دیکھ آؤں اور بعدہ وہاں سے واپس آ کر اپنی ملازمت پر چلا جاؤں میں قادیان کو جان کر یہاں آیا لیکن جونہی یہاں آ کر میں نے حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا تو میرے دل میں یکلخت یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مجھ کو ساری ریاست کشمیر بھی مل جائے تو بھی میں آپ کو چھوڑ کر قادیان سے باہر ہرگز نہ جاؤں یہ محض آپ کی کشش تھی جو مجھے واپس نہ جانے پر مجبور کر رہی تھی۔ میرے لئے آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر قادیان سے باہر جانا بہت دشوار ہو گیا یہاں تک کہ مجھے آپ کو دیکھتے ہی سب کچھ بھول گیا میرے دل میں بس یہی ایک خیال پیدا ہو گیا کہ اگر باہر کہیں تیری تنخواہ ہزار روپیہ بھی ہوگئی تو کیا ہوگا لیکن تیرے باہر چلے جانے پر تجھ کو یہ نورانی اور مبارک چہرہ ہرگز نظر نہ آئے گا۔ میں نے اس خیال پر اپنے وطن کو جانا ترک کر دیا اور قادیان میں ہی رہنے کا ارادہ کر لیا۔"

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 4 صفحہ 95 روایت مدد خان صاحب)

عقل حیران ہوگئی

حضرت میاں وزیر محمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں جس روز آیا ایک اور شخص بھی میرے ساتھ جو یہاں آ کر بیمار ہو گیا اور میں جو بیمار تھا تندرست ہو گیا پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں چند لقمے کھاتا تھا اور وہ بھی ہضم نہ ہوتے تھے مگر یہاں آ کر دو روٹی ایک رات میں کھا لیتا تھا واپس امرتسر گیا پھر وہی حالت ہوگئی پہلی دفعہ جو حضرت صاحب کی زیارت ہوئی تو (بیت) مبارک کے ساتھ کے چھوٹے کمرہ میں وضو کر رہا تھا کہ حضرت اقدس اندر سے تشریف لائے جونہی حضور کا چہرہ دیکھا تو عقل حیران ہوگئی اور خدا کے سچے بندوں کی سی حالت دیکھ کر بے خود ہو گیا جمعہ کے دن میں کچھ ایسی حالت میں تھا کہ حضرت صاحب کے نزدیک کھڑے ہو کر (بیت) اقصیٰ میں نماز پڑھی اس وقت حضرت صاحب کی ایک توجہ ہوئی اس کے بعد میں سخت رو یا کہتے ہیں کہ صوفیاء کے مذہب میں یہ غسل کہلاتا ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 179, 180 روایت میاں وزیر محمد خان صاحب)

پیارا اور پاک منہ

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ مسیتا صاحب فرماتے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود جب (بیت) مبارک میں نماز سے فارغ ہو کر تشریف رکھتے تو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہتی کیونکہ ہم یہ جانتے تھے کہ اب اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نکات بیان فرما کر محبت الٰہی کے جام ہم پئیں گے اور ہمارے دلوں کے زنگ دور ہوں گے سب چھوٹے بڑے ہمہ تن گوش ہو کر اپنے محبوب کے پیارے اور پاک منہ کی طرف شوق بھری نظروں سے دیکھا کرتے تھے کہ آپ اپنے رخ مبارک سے جو بیان فرمائیں گے اسے اچھی طرح سن لیں۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 94 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب)

منور چہرہ

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں میں جب (بیت) مبارک میں جا کر نماز ادا کرتا ہوں تو نماز میں وہ حلاوت اور خشیت اللہ دل میں پیدا ہوتی ہے کہ دل محبت الٰہی سے سرشار ہو جاتا ہے مگر میرے دوستو! جب اس نور الٰہی کے دیکھنے سے آنکھیں محروم رہتی ہیں تو مجھے کرب بے چین کر دیتا ہے اور وہ صحبت یاد آ کر دل درد سے بھی پر ہو جاتا ہے الحمد للہ اس نور الٰہی کو دیکھ کر دل کی تمام تکلیفیں دور ہو جاتی تھیں اور حضرت اقدس کے پاک اور منور چہرہ کو دیکھ کر نہ کوئی غم ہی رہتا ہے اور نہ کسی کا گلہ شکوہ ہی رہتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب ہم جنت میں ہیں اور آپ کو دیکھ کر ہماری آنکھیں اکتاتی نہ تھیں ایسا پاک اور منور رخ مبارک تھا کہ ہم نوجوان پانچوں نمازیں ایسے شوق سے پڑھتے تھے کہ ایک نماز کو پڑھ کر دوسری نماز کی تیاری میں لگ جاتے تھے تا کہ آپ کے بائیں پہلو میں ہمیں جگہ مل جاوے اور ہم نوجوانوں میں یہی کشمکش رہتی تھی کہ حضرت اقدس کے پاس ہی جگہ نصیب ہو اور آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہو کر نمازیں پڑھیں۔ پھر آپ لکھتے ہیں الحمد للہ! وہ کیسا مبارک اور پاک وجود تھا جس کی صحبت نے ہمیں مخلوق سے مستغنی کر دیا اور ایسا صبر دے دیا کہ غیروں کی محبت سے ہمیں نجات دلا دی اور ہمیں مولیٰ ہی کا آستانہ دکھا دیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 82، 83، 89 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب)

یہ چہرہ ہرگز جھوٹوں کا نہیں ہوسکتا

حضرت میاں چراغ دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حکیم احمد دین صاحب جب حضور کی ملاقات کے لئے لاہور جانے لگے۔ ان کے کہنے پر میں بھی حضور کو دیکھنے کے لئے ساتھ چل پڑا مگر بیعت کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں تھا جب خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب کی طبیعت علیل ہے مخلوق بے شمار تھی حضور کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ ہجوم بہت زیادہ ہے حضور کی زیارت کرنا چاہتا ہے حضور نے باری سے (یعنی کھڑکی سے) سر نکالا میں نے اندازہ لگایا کہ یہ چہرہ ہرگز جھوٹوں کا نہیں ہوسکتا، چنانچہ میں نے بیعت کر لی۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 336
روایت حضرت میاں چراغ دین صاحب)

حلیہ دیکھ کر

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب سکنہ موضع طغل والا اپنا قبول احمدیت کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ "میں پھیری کر کے بزازی کا کاروبار کرتا تھا اس لئے حضور کے دعویٰ کی طرف کوئی توجہ نہ ہوئی ایک دن محمد چراغ صاحب مصنف سیفِ حق اور امام الدین صاحب ساکن قلعہ ہمارے گاؤں میں آئے محمد چراغ صاحب کی سہ حرفی کا مجھے صرف ایک شعر یاد ہے۔

اٹھ جیا چل قادیاں نوں جتھے مہدی مسیح نزول کیتا
راتے علم والے جیڑے لوک آہے حلیہ دیکھ کے اوہناں قبول کیتا

یہ موسم گرما تھا میں نماز تہجد کے لئے اٹھا تو دیکھا کہ چار پانچ گھروں کے فاصلے پر چھت پر دو اشخاص عبادت میں مصروف ہیں اور جب میں نے نماز تہجد ختم کرلی تو پھر بھی ان دونوں کو میں نے مصروف عبادت دیکھا تو خیال آیا کہ یہ جو فرشتہ سیرت لوگ ہمارے گاؤں میں آئے ہیں ان سے ملاقات کرنی چاہئے چنانچہ ان سے ملاقات کی تو ان کی پاکیزہ دلی ان کے چہرہ سے ہی نظر آتی تھی اور دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے یہاں ٹھیکہ پر کام لیا ہے۔ اور چھ ماہ تک اسی گاؤں میں ہمارا قیام ہوگا۔ نیز انہوں نے بتایا کہ احمدیت اور حضور کا دعویٰ کیا ہے۔ حضور کا دعویٰ میرے لئے باعث تعجب تھا کیونکہ میں حیاتِ مسیح کا قائل تھا میں نے حیاتِ مسیح کے متعلق کچھ آیات پیش کیں جو انہوں نے فوراً حل کردیں اور میں ان کے دلائل سے اسی وقت وفات مسیح کا قائل ہوگیا ان کا انداز گفتگو اس قدر حلیمانہ اور پُرخلوص تھا کہ ایک ایک بات میرے دل میں اترتی چلی گئی میرے دریافت کرنے پر کہ وہ قادیان کب جائیں گے انہوں نے بتایا کہ وہ کل جمعہ وہیں پڑھیں گے تو میں نے کہا کہ مجھے بھی کل ساتھ لے چلیں چنانچہ ہم تینوں قادیان پہنچے اور (بیت) مبارک میں گئے (-) نے اس قدر خوش الحانی سے نداء دی کہ گویا ایک وجد کا عالم طاری ہوگیا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے خطبہ دیا جو پرسوز تھا جس کا نماز میں بھی اثر قائم رہا حضور کوئی ڈیڑھ بجے بیت میں تشریف لائے یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا آپ غسلخانہ سے نکل کر آئے ہیں حضور کا انوار سے منور چہرہ دیکھ کر حضور کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی۔ ایک دوست نے بعد نماز جمعہ عرض کیا ایک شخص بیعت کے لئے حاضر ہے فرمایا عصر کے بعد چنانچہ عصر کے بعد شیخ صاحب نے بیعت کی۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 186-185)

تسلی ہوگئی

حضرت اقدس کی نوجوانی کے زمانہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ ڈلہوزی جاتے ہوئے رستہ میں بارش آگئی۔ حضرت اقدس یکہ پر سوار تھے۔ پہاڑ کی بارش جب آجائے تو دم نہیں لیتی۔ ایک پہاڑیئے کا مکان سامنے نظر آیا۔ آپ نے اپنے رفیق کو اُس کے پاس بھیجا تا کہ اُس کی اجازت سے تھوڑی دیر اُس کے مکان میں بارش سے پناہ لی جاسکے۔ لیکن دیکھا کہ پہاڑیئے آپ کے آدمی کے درمیان کچھ تکرار ہو رہی ہے۔ آپ خود تشریف لے گئے تو معلوم ہوا کہ وہ پہاڑیا مکان کے اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن جیسے ہی آپ اس کے سامنے آئے تو اُس نے ایک نظر ڈالتے ہی کہہ دیا کہ آپ اندر آجائیں۔ پھر کہنے لگا کہ میری ایک جوان لڑکی ہے اُس کی وجہ سے میں کسی شخص کو اپنے گھر کے اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا لیکن آپ کو دیکھ کر میری تسلی ہوگئی۔ اس لئے آپ کے آنے میں کوئی ہرج نہیں۔" اس سے قبل اُس نے حضرت اقدس کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا اور اُس زمانہ میں آپ جوان عمر تھے لیکن چہرہ پر ایسے تقدس اور طہارت کے نشان نمایاں تھے کہ ایک جاہل پہاڑیئے کی آنکھوں سے بھی پوشیدہ نہ رہ سکے۔

بے تاب ہوا

ایک دفعہ مردان کا کوئی آدمی میاں محمد یوسف صاحب کے ساتھ حضرت مولانا نورالدین صاحب سے علاج کرانے قادیان آیا۔ چونکہ یہ شخص حضرت اقدس کا سخت دشمن تھا اور محض علاج کی خاطر مجبوراً قادیان آیا تھا اس لئے اُس نے محمد یوسف صاحب سے یہ شرط کرلی تھی کہ قادیان میں مجھے احمدیوں کے محلّہ کے باہر کوئی مکان لے دینا۔ چونکہ اس محلّہ میں مَیں کبھی گھسنا بھی نہیں چاہتا۔ خیر وہ آیا اور احمدی محلّہ سے باہر ٹھہرا۔ علاج ہوتا رہا کچھ دنوں کے بعد اُسے افاقہ ہوا تو وہ واپس جانے لگا۔ محمد یوسف صاحب نے کہا کہ تم قادیان آئے اور اب جاتے ہو ہماری (بیت) تو دیکھتے جاؤ۔ اُس نے انکار کیا میاں صاحب نے اصرار کیا۔ اُس نے اس شرط پر مانا کہ ایسے وقت میں مجھے وہاں لے چلو کہ وہاں نہ مرزا صاحب ہوں اور نہ کوئی اور احمدی موجود ہو۔ میاں محمد یوسف صاحب نے مان لیا اور ایسا ہی وقت دیکھ کر اُسے بیت مبارک میں لائے۔ مگر خدا کی قدرت کہ ادھر اس نے بیت میں قدم رکھا اور اُدھر حضرت اقدس کے مکان کی کھڑکی کھلی اور آپ کسی کام کے لئے "بیت" میں تشریف لائے۔ اس شخص کی نظر حضرت اقدس کی طرف اٹھ گئی اور وہ بیتاب ہوکر آپ کے سامنے آگیا اور اُسی وقت بیعت کرلی۔

(مجدد اعظم جلد دوم صفحہ 1243-1242)

خوشبو سے معطر دلبر

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پہلی بار 1905ء میں قادیان آئے اور بیعت کی دوسری بار آپ بر موقعہ جلسہ سالانہ 1907ء قادیان تشریف لائے آپ بیان کرتے ہیں کہ "اس نار عشق کا شعلہ پھر بھڑکا جس نے دو سال بعد 1907ء میں بر موقعہ جلسہ سالانہ مجھے اپنے محبوب کے پاس پہنچا دیا جہاں میرے جیسے سینکڑوں دیوانے موجود تھے ایک سے ایک بڑھ کر اس نور کے پتلے پر فدا نظر آتا تھا۔ جہاں مجھے اپنی بے مائیگی صاف صاف نظر آنے لگی اور اپنا عشق ہیچ معلوم ہونے لگا مگر وہ دادار جس کی نظر دلوں پر ہے ہر دل کی کیفیت کو خوب جانتا ہے میرے دل نے خواہش کی کہ حضور سیدنا مسیح پاک کو دور سے تو دیکھ لیا ہے مگر نزدیک بیٹھ کر دیکھنے کا موقعہ مل جائے تو کیا خوش قسمتی ہے ابھی اس خیال ہی میں (بیت) اقصیٰ کے آخری حصہ میں نماز جمعہ کے انتظار میں بیٹھا تھا کہ وہ چاند سے کھڑے والا خوشبو سے معطر دلبر آتا ہے اور عین میرے بھائی حافظ ملک محمد صاحب کے سامنے بیٹھ جاتا ہے اور میں شکر مولیٰ میں لگ جاتا اور حیرت میں پڑ جاتا ہوں۔"

(رفقاء احمد جلد 8 صفحہ 101)

متبرک شکل

حضرت حاجی غلام احمد صاحب سکنہ کریام پور کو احمدیت کا تعارف حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام سے ہوا جو ان کا ایک کاشتکار لے کر آیا تھا۔ ازالہ اوہام کے مطالعہ نے صداقت کی طرف رہنمائی کی بعد ازاں ست بچن اور نور القرآن ہر دو حصص نے راہ کی تمام روکیں دور کردیں استخارہ کرنے کے بعد 1903ء میں قادیان دارالامان آئے بیت اقصیٰ میں عصر کی نماز کے بعد حضرت خلیفہ اوّل کو درس قرآن دیتے ہوئے سنا معارف قرآنی اور تفسیر نے آپ پر خاص اثر کیا آپ نے ایک شخص سے پوچھا یہی مسیح موعود ہے؟ اس نے کہا یہ تو مولوی نورالدین صاحب ہیں اس پر آپ بہت خوش ہوئے کہ جس دربار کے مولوی ایسے باکمال ہیں وہ خود کیسے ہونگے۔ فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا آپ یعنی مسیح موعود کہاں ملیں گے؟ انہوں نے کہا حضور نماز مغرب کے لئے بیت مبارک میں تشریف لائیں گے تو زیارت ہوگی مغرب کے وقت ایک چوبارہ پر جو چھوٹی سی بیت تھی اس میں گئے نماز مغرب مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے پڑھائی نماز سے فارغ ہوکر حضرت صاحب بیٹھ گئے تو حاجی صاحب نے حضور سے مصافحہ کیا حاجی صاحب کہتے ہیں حضور کی شکل متبرک تھی۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 80)

نورانی چہرہ

حضرت بابو فقیر علی صاحب جو ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور سندھ میں ریلوے میں ملازم تھے آپ کو دو بار قادیان آکر حضرت مسیح موعود کی زیارت کرنے کا شرف حاصل ہوا اور 1905ء میں آپ کو بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں میرے والد حضرت مسیح موعود کے عم زاد مرزا کمال الدین کے مرید تھے۔ لیکن ایک روز انہوں نے میری موجودگی میں میری والدہ سے کہا کہ لوگ قادیان والے مرزا صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود) کو برا بھلا کہتے ہیں میں تو دیکھ کر آیا ہوں۔ بڑا نورانی چہرہ ہے میں تو ان کی اقتدا میں جمعہ پڑھ آیا ہوں۔

(رفقاء احمد جلد 3 صفحہ 15)

سچائی کی دلیل

مسٹر والٹر آنجہانی جو آل انڈیا وائی، ایم، سی اے کے سیکرٹری تھے۔ 1916ء میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیق کے لئے قادیان آئے انہوں نے یہ خواہش کی کہ مجھے بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے رفیق سے ملایا جائے اس وقت منشی اروڑے خاں صاحب قادیان میں تھے۔ مسٹر والٹر کو منشی صاحب کے ساتھ بیت مبارک میں ملایا گیا مسٹر والٹر نے منشی صاحب سے رسمی گفتگو کے بعد یہ دریافت کیا کہ آپ پر مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا؟ منشی صاحب نے جواب دیا کہ میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا مگر مجھ پر جس بات نے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحب کی ذات تھی جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانتدار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا انہیں دیکھ کر کوئی شخص نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ باقی میں تو ان کے منہ کا بھوکا ہوں مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں ہے یہ کہہ کر منشی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کی یاد میں اس قدر بے چین ہوگئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی اس وقت

مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں اور ان کے چہرہ کا رنگ ایک دھلی ہوئی چادر کی طرح سفید پڑ گیا اور بعد میں انہوں نے اپنی کتاب ''احمدیہ موومنٹ'' میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا اور لکھا کہ جس شخص نے اپنی محبت میں اس قسم کے لوگ پیدا کئے ہیں اسے ہم کم ازکم دھوکا باز نہیں کہہ سکتے۔ (رفقاء احمد جلد 4 صفحہ 56)

حضرت منشی اروڑے خاں صاحب کا ہی واقعہ ہے ایک دفعہ بعض غیر از جماعت دوستوں نے آپ سے کہا تم ہمیشہ ہمیں (دعوت الی اللہ) کرتے رہتے ہو فلاں جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں تم بھی چلو اور ان کی باتوں کا جواب دو منشی صاحب مرحوم زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے دوران ملازمت ہی پڑھنے لکھنے کی انہیں جو مشق ہوئی وہی انہیں حاصل تھی جب ان دوستوں نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا چلو چنانچہ وہ انہیں جلسہ میں لے گئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے احمدیت کے خلاف تقریر کی اور اپنی طرف سے خوب دلائل دیئے جب تقریر کرکے وہ بیٹھ گئے تو منشی اروڑے خاں صاحب سے ان کے دوست کہنے لگے بتائیں ان دلائل کا کیا جواب ہے؟ منشی اروڑے خان صاحب فرمانے لگے یہ مولوی ہیں اور میں ان پڑھ آدمی ہوں ان کی دلیلوں کا جواب تو کوئی مولوی ہی دے گا میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں نے حضرت صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے وہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔

(رفقاء احمد جلد 4 صفحہ 67-67)

یہ جھوٹے کا منہ نہیں

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی جو مولوی عبدالرشید صاحب گنگوھی کے ہم زلف تھے کے پاس جب حضرت مسیح موعود کی طرف سے دعویٰ مسیحیت کا اشتہار پہنچا کہ جس مسیح کے آنے کا وعدہ تھا سو وہ موعود میں ہوں ....تو آپ بہت ہی خوش ہوئے اور آپ پر شادی مرگ کی سی حالت طاری ہوگئی لوگوں نے آپ کی یہ حالت دیکھ کر کہا اس اشتہار میں ایسی کیا بات ہے کہ...... چہرہ پر آثار خوشی اور تعجب کے پائے جاتے ہیں آپ نے وہ صحیفہ گرامی اور اشتہار حضرت اقدس ان کو پڑھ کر سنایا انہوں نے کہا کئی مہینے سے تو آپ یہ بیان کرتے تھے کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں اور پھر آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور امام مہدی پہلے موجود ہوں گے آپ نے کہا وہ پہلا بیان غلط تھا اور یہ صحیح ہے جو اس اشتہار میں ہے پہلے بے تحقیقی محض کہانی کے طور پر محض سنا سنایا جاتا تھا اور یہ حق ہے میرے پاس اس وقت اور کوئی دلیل نہیں صرف یہی دلیل کافی ہے کہ حضرت اقدس اپنے اس دعویٰ میں صادق ہیں ایک مدت سے میں آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوتا ہوں اور 1298ھ سے مجھ کو حضرت اقدس کی خدمت میں باریابی ہے۔ صادق انسان کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا یہ منہ ہی جھوٹوں کا نہیں ہے جس کی صداقت اور صداقت کے نشان کئی سال سے دیکھے گئے اس کا خلافِ واقعہ کوئی بیان نہیں سنا تو اب کیسے یکایک اس کا بیان کذب پر محتمل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ دن دکھایا اور اس مبارک زمانہ اور ان پر شرف ایام میں ہمیں پیدا کیا۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ 59-58)

یہ شخص بناوٹی نہیں

طویل المدت امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد رہنے والے مولوی بشارت احمد صاحب کو جب احمدیت سے متعلق علم ہوا تو انہوں نے حقیقت جاننے کے لئے جستجو شروع کی اسی جستجو اور تلاش میں انہیں مولوی میر مردان علی صاحب صدر محاسب کا پتہ چلا کہ وہ بھی احمدی ہیں آپ ان کے پاس گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حکیم مولانا نورالدین صاحب کی لاجواب تصنیف نورالدین مطالعہ کے لئے طلب کی انہوں نے کہا میں ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہو کر آیا ہوں اور سامان ابھی تک بندھا ہوا ہے سامان کھولنے کے بعد میں کتاب دوں گا تو انہوں نے کہا میں ان بستوں کو کھولنے پر آمادہ ہوں آپ بتلا دیں آپ فرماتے ہیں تب وہ میری ضد اور اصرار پر اپنے کمرے میں لے گئے اور میں نے دیکھا کہ درحقیقت الماریوں پر اور کچھ نیچے بہت سی کتابیں بندھی ہوئی تھیں اور اس کمرہ میں حضرت مسیح موعود کی تصویر لٹکی ہوئی تھی۔ وہ سادہ تصویر تھی ایک لکڑی کی تہہ ہونے والی معمولی کرسی پر ہاتھ رکھے ہوئے بحالت استغناء کھڑے ہوئے ہیں وہ تصویر دیکھتے ہی میرے قلب پر ایک خاص اثر ہوا جو یہ تھا کہ یہ شخص بناوٹی نہیں ہے ورنہ ایک معمولی دو تین روپے قیمت والی کرسی پر ہاتھ رکھ کر اپنا فوٹو کھنچواتا اور خاص کر چہرے اور آپ کی آسودگی کی کیفیت اور بالخصوص آنکھوں کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک استغراق اور محویت کے عالم میں کھڑے ہیں۔

(تاریخ حیدر آباد دکن
تاریخ احمدیت از سید جہانگیر علی صفحہ 94)

رہا نہ گیا

حضرت بھائی شیخ عبدالرحیم صاحب شرما جو پہلے ہندو تھے پھر آپ کی اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی طرف رہنمائی فرمائی حضرت منشی عبدالوھاب صاحب کے ذریعہ احمدیت سے روشناس ہوئے حضرت منشی صاحب کی تحریک پر آپ چند دن کی چھٹی لے کر قادیان آئے ان دنوں دو جگہ جمعہ ہوتا تھا بیتِ مبارک میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جمعہ پڑھاتے تھے اور بیت اقصیٰ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب فرماتے ہیں ہم نے جمعہ بیت مبارک میں پڑھا میں کھڑکی کے پاس بیٹھا تھا کہ یہاں سے حضرت اقدس تشریف لائیں گے بیت چھوٹی سی تھی ایک صف میں بمشکل چھ یا سات آدمی سما سکتے تھے جب کھڑکی کے راستہ سے حضرت اقدس تشریف لائے میں نے حضور سے مصافحہ کیا اور کپڑوں کو چھوا کپڑوں سے مجھے خوشبو آئی غالباً حضور نے عطر لگایا ہوا تھا حضور کی زیارت سے میرے قلب پر خاص اثر پڑا آپ کو دیکھ کر میں بے تاب ہو گیا...... جب گھر سے چلا تھا تو میری نیت ''احمدیت'' قبول کرنے کی نہ تھی صرف حضور کی زیارت مقصود تھی اس شوق میں میں نے یہ سفر اختیار کیا تھا قادیان میں آکر منشی صاحب نے مجھ کو ''احمدیت'' قبول کرنے کی تحریک نہیں کی بلکہ ان کا مشورہ یہی تھا کہ میں ابھی بیعت نہ کروں ......لیکن حضور کو دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا مغرب کی نماز کے بعد جب بیعت ہونے لگی تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو توفیق دے دی۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 52-51)

چہرے کی کشش

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے 13 سال کی عمر میں پہلی دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود کا نام سنا ایک شخص حکیم احمد دین صاحب نے اثنائے گفتگو میں مفتی صاحب سے کہا کہ قادیان میں ایک مرزا صاحب ہیں جنہیں الہام ہوتے ہیں بعد ازاں حضرت مولانا نورالدین صاحب کا شاگرد ہونے کی وجہ سے آپ کے دل میں حضرت اقدس سے متعلق حسن ظن پیدا ہو گیا 1890ء میں آپ نے حضور کی کتاب فتح اسلام پڑھی کتاب پڑھنے کے بعد آپ قادیان تشریف لائے۔ بیت مبارک میں آپ کی حضور سے ملاقات ہوئی آپ فرماتے ہیں ''میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے مجھے حضرت صاحب کی صداقت قبول کر لینے اور آپ کی بیعت کر لینے کی طرف کشش کی سوائے اس کے کہ آپ کا چہرہ مبارک ایسا تھا جس پر یہ گمان نہ ہو سکتا تھا کہ وہ جھوٹا ہو۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 6)

پُررعب و پُرشوکت چہرہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود ہمہ شفقت اور کامل کرم فرما تھے لیکن آپ کا چہرہ مبارک ایسا پُر رعب اور پُرشوکت تھا تجلیات الٰہیہ کی ایک شان اس سے ہویدا تھی کہ کوئی شخص ٹکٹکی لگا کر آپ کی طرف نہ دیکھ سکتا تھا، دلبری اور رعنائی کے وہ لوازم جو ایک خوبصورت اور وجیہ چہرہ پر نمایاں ہونے چاہئیں وہ کامل صفائی کے ساتھ درخشاں تھے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود حصہ اول از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 3)

مردانہ حسن کا نمونہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں آپ کے تمام حلیہ کا خلاصہ ایک فقرہ میں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ مردانہ حسن کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ مگر یہ فقرہ بالکل نامکمل رہے گا اگر اس کے ساتھ دوسرا یہ نہ ہو کہ یہ حسن انسانی ایک روحانی چمک دمک اور انوار اپنے ساتھ لئے ہوئے تھا............ آپ کا جمال خدا کی قدرت کا نمونہ تھا اور دیکھنے والے کے دل کو اپنی طرف کھینچتا تھا............ آپ کا رنگ گندمی اور نہایت اعلیٰ درجہ کا گندمی تھا۔ یعنی اس میں ایک نورانیت اور سرخی جھلک مارتی تھی اور یہ چمک جو آپ کے چہرہ کے ساتھ وابستہ تھی عارضی نہ تھی بلکہ دائمی۔ کبھی کسی صدمہ، رنج، ابتلاء، مقدمات اور مصائب کے وقت آپ کا رنگ زرد ہوتے نہیں دیکھا گیا اور ہمیشہ چہرہ مبارک کندن کی طرح دمکتا رہتا تھا کسی مصیبت اور تکلیف نے اس چمک کو دور نہیں کیا علاوہ اس چمک اور نور کے آپ کے چہرہ پر ایک بشاشت اور تبسم ہمیشہ رہتا تھا اور دیکھنے والے کہتے تھے کہ اگر یہ شخص مفتری ہے اور دل میں اپنے تئیں جھوٹا جانتا ہے تو اس کے چہرہ پر یہ بشاشت اور خوشی اور فتح اور طمانیت قلب کے آثار کیونکر ہو سکتے ہیں۔

(سیرت حضرت مسیح موعود حصہ اول از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 9-7)

یہ جھوٹوں کی شکل نہیں

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی بیان کرتے ہیں کہ میں 1890ء کے قریب موضع جگت پور کولیاں تحصیل گورداسپور میں پٹواری تھا سن 1891ء میں کوشش کرکے میں نے اپنی تبدیلی موضع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں کروالی اس وقت میں احمدی نہیں تھا لیکن حضرت صاحب کا

ذکر سنا ہوا تھا مخالفت تو نہیں تھی لیکن زیادہ تر یہ خیال روک ہوتا تھا کہ علماء سب حضرت صاحب کے مخالف ہیں۔ سیکھواں جا کر میری واقفیت میاں جمال الدین و امام الدین و خیر الدین صاحبان سے ہوئی انہوں نے مجھے حضرت صاحب کی کتاب ازالہ اوہام پڑھنے کے لئے دی میں نے دعا کرنے کے بعد کتاب پڑھنی شروع کی اس کے پڑھتے پڑھتے میرے دل میں حضرت صاحب کی صداقت میخ کی طرح گڑ گئی اور سب شکوک رفع ہوگئے اس کے چند روز بعد میں میاں خیر الدین کے ساتھ قادیان گیا تو گول کمرہ کے قریب پہلی دفعہ حضرت صاحب کی زیارت کی حضرت صاحب کو دیکھ کر میں نے میاں خیر دین صاحب کو کہا کہ یہ شکل جھوٹوں والی نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 617)

چہرہ پر انوار آسمانی اور تقدس کے آثار

محترم جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنی کتاب مجدد اعظم میں حضرت اقدس مسیح موعود کے شمائل بیان کرتے ہوئے ایک ذیلی عنوان یہ قائم کرتے ہیں ''چہرہ پر انوار آسمانی اور تقدس کے آثار'' کے تحت لکھتے ہیں:

''حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے شمائل کو قلم سے بیان کرنا تو ممکن ہے، فوٹو بھی موجود ہے لیکن وہ آثار تقدس اور انوار آسمانی جو آپ کے چہرے پر ہر وقت نظر آتے تھے ان کو نہ قلم بیان کر سکتی ہے، نہ فوٹو دکھا سکتا ہے۔ جس وقت آپ ایک چھوٹے سے دروازہ کے ذریعہ گھر میں سے نکل کر ''بیت'' میں تشریف لاتے تو یہ معلوم ہوتا کہ ایک نور کا جھمگھٹا سامنے آ کھڑا ہوا سب سے پہلے خاکسار مولف نے حضرت اقدس کو سیالکوٹ میں 1891ء میں دیکھا تھا۔ آپ حکیم حسام الدین مرحوم کے مکان سے نکلے، گلی میں سے گزر کر سامنے کے مکان میں چلے گئے لیکن مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک نور کا پتلا آنکھوں کے سامنے سے گزر گیا۔ جو مقدس سے مقدس شکل میرا ذہن تجویز کر سکتا تھا، وہ اس سے بھی بڑھ کر تھا۔ اور بے اختیار میرے دل نے کہا کہ یہ شکل جھوٹے کی نہیں بلکہ کسی بڑے مقدس انسان کی ہے۔ ایک دفعہ سردیوں کا موسم تھا۔ میں قادیان گیا ہوا تھا۔ شام کا وقت اور بارش ہو رہی تھی اور نہایت سرد ہوا چل رہی تھی۔ بیت مبارک میں جہاں نماز مغرب پڑھی جاتی تھی۔ کچھ اندھیرا سا ہو رہا تھا۔ حضرت اقدس اندر سے تشریف لائے تو موم بتی روشن کی ہوئی آپ کے ہاتھ میں تھی۔ جس کا عکس آپ کے چہرہ مبارک پر پڑ رہا تھا۔ اللہ اللہ! جو نور اس وقت آپ کے چہرے پر مجھے نظر آیا وہ نظارہ آج تک نہیں بھولتا۔ چہرہ آفتاب کی طرح چمک رہا تھا جس کے سامنے وہ شمع بے نور نظر آتی تھی۔ اس کے کئی سال بعد 1906ء میں میں لمبی رخصت لے کر قادیان گیا ہوا تھا۔ ایک روز حضرت اقدس کی طبیعت ناساز تھی سر میں سخت درد تھا مگر اسی تکلیف میں آپ ظہر کی نماز کے لیے بیعت میں تشریف لائے۔ مجھے سامنے سے آتے نظر آئے تو گو سر درد کی وجہ سے چہرہ پر تکلیف کے آثار تھے لیکن پیشانی پر ایک نور کا شعلہ چمکتا نظر آتا تھا۔ جسے دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہوتیں اور دل کو سرور آتا تھا۔ آج تک سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ غیر معمولی چمک کس چیز کی تھی۔ یہ تو خاص اوقات کا ذکر میں نے کیا جن کا اثر غیر معمولی طور پر دل پر رہ گیا ورنہ آپ کے چہرہ پر تقدس کے آثار ایسے نمایاں تھے اور انوار روحانی کی بارش کا وہ سماں نظر آتا تھا کہ ناممکن تھا کہ کوئی شخص اسے دیکھے اور متاثر نہ ہو۔ اس زمانے میں ہم لوگ .... فقط وفات مسیح منوانے کی کوشش کرتے تھے جہاں کسی نے وفات مسیح کو مان لیا پھر نزول مسیح پر بحث کرنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ کوشش یہ ہوتی تھی کہ وہ ایک دفعہ حضرت اقدس کو دیکھ لے جہاں دیکھا نہیں اور اس نے مانا نہیں۔ لوگ کہتے تھے کہ مرزا کے پاس نہ جاؤ وہ جادو گر ہے، مسمرائزر ہے، لوگوں پر جادو کر دیتا ہے۔ انہیں مسمرائز کر دیتا ہے۔ حالانکہ یہ غلط تھا۔ مسمرائزر تو آنکھوں سے اثر ڈالتا ہے اور آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیچی رہا کرتی تھیں۔ آنکھیں اٹھا کر دیکھنے کی آپ کو عادت ہی نہ تھی۔ بات یہ ہے کہ چہرے پر تقدس اور انوار آسمانی کے نشانات ایسے نمایاں تھے کہ ناممکن تھا کہ لوگوں دیکھے اور متاثر نہ ہوں۔''

(مجدد اعظم حصہ دوم صفحہ نمبر 1241،1242)

وہ اک حسین تھا اس عہد کے حسینوں میں
اُسے کسی نے تو کافر قرار دینا تھا

مکرم منور خالد صاحب

جسمانی ساخت اور خصوصیات کی بنا پر جانوروں کی اقسام

سائنسدانوں نے بڑی محنت سے خاص طور پر حیاتیات کے ماہر John Ray نے بڑی جدوجہد سے دنیا میں پائے جانے والے تمام جانوروں کو آٹھ اقسام میں تقسیم کیا ہے جن کو وہ آٹھ Phylem کہتے ہیں پھر فائلم کو Sub phylem پھر Family Class پھر Order پھر Genus اور پھر Species میں تقسیم کرتے ہوئے تمام دنیا کے جانوروں کا احاطہ کرتے ہیں اس کو وہ Classification of Animal Kingdom کہتے ہیں۔ مختلف خصوصیات کے حامل جانور مختلف فائلم میں جائیں گے پھر کسی ایک فائلم کی آگے خصوصیات کے لحاظ سے تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جائے گی۔ قرآن کریم کی سورۃ الزمر آیت 7 میں بھی آٹھ جوڑوں کا اشارہ موجود ہے۔

مثلاً بعض سخت ہڈی والے جانور ہیں تو بعض نرم ہڈی والے اس طرح سخت ہڈی والے ایک فائلم میں چلے گئے نرم ہڈی والے دوسرے فائلم میں اب سخت ہڈی والے جانوروں میں سے بعض مثلاً ناک سے سانس لیتے ہیں بعض گلپھڑوں سے اس طرح ناک سے سانس لینے والے الگ Order میں چلے گئے گلپھڑوں والے دوسرے Order میں اس طرح پانی اور خشکی کے جانور الگ ہوگئے پھر خشکی کے جانوروں میں سے جو بچے دیتے ہیں اور جو انڈے دیتے ہیں ان کی الگ الگ Class ہوگئی اب جو بچے دیتے ہیں اور اپنے بچوں کو ماں دودھ پلاتی ہے ان میں گوشت خور، سبزی خور یا پھر دو ٹانگوں یا چار ٹانگوں والے، دم والے یا بغیر دم والے، انگلیوں والے یا بغیر انگلیوں والے اس طرح Genus اور Species الگ ہوتی جائیں گی۔ اس تقسیم کے مطابق انسان Homosapien کہلاتا ہے یعنی اس کی Species کا نام Homosapiens ہے لاطینی زبان میں اس کا مطلب Wise Man یا باشعور انسان ہے species کا مطلب کفو بھی ہے کہ اُن کا کفو آپس میں ملتا ہے۔ اور کتنا ملتا ہے۔

یہ ایک دلچسپ کھیل بھی ہے اگر آپ اس Classification سے شدبُد رکھتے ہیں تو آپ کسی کو کہہ سکتے ہیں کہ تم دُنیا کا کوئی بھی جانور اپنے دماغ میں سوچو اور میرے سوالوں کے صحیح صحیح جواب دو زیادہ سے زیادہ 7، 8 سوالوں میں میں بتا دوں گا تم نے کون سا جانور اپنے دماغ میں سوچا تھا اور پھر اسی ترتیب سے سوال کرتے ہوئے فائلم سے Species تک آتے جائیں وہ جانور خود بخود سامنے آجائے گا مثلاً پہلا سوال اس کی ریڑھ کی ہڈی ہے یعنی سخت ہڈی والا جانور ہے یا نرم اور مرکنی ہڈی والا، جواب ملے سخت ہڈی والا، اس پر تمام مرکنی ہڈی والے جانور چھوڑ کر سوال کریں ناک سے سانس لیتا ہے یا گلپھڑوں سے جواب آئے ناک سے تو پانی کے دو تین جانور چھوڑ کر وھیل۔ وغیرہ باقی پانی کے تمام جانور چھوڑ دیں اور پھر سوال کریں مادہ بچوں کو دودھ پلاتی ہے اور اس کے جسم پر بال ہیں یا چانے یا کچھ بھی نہیں جواب ملے ہاں دودھ پلاتی ہے تو تمام پرندے بھی چھوڑ دیں جو انڈے دیتے ہیں اب اگلا سوال کریں وحشی جنگلی اور گوشت خور ہے یا غیر وحشی اور سبزی خور یا سبزی اور گوشت دونوں کھاتا ہے اگر جواب ملے غیر وحشی اور سبزی اور گوشت دونوں کھاتا ہے اس قسم میں صرف چند ایک جانور باقی بچتے ہیں انسان، کتا، گھریلو پالتو جانور اب سوال کریں اس کے پاؤں کھر والے ہیں یا انگلیاں اگر انگلیاں جواب ملے تو پھر پوچھ لیں چار انگلیاں یا پانچ یا دم ہے یا نہیں اگر دم کٹا پانچ انگلیوں والا ہو تو انسان ہی ہو سکتا ہے۔

سائنسدانوں نے آج تک جانداروں کی حیات کی جتنی قسمیں دریافت ہو چکی ہیں وہ ورطہ حیرت میں ڈالنے کے لئے کافی ہیں پودے بھی جاندار ہیں۔

1۔ ریڑھ کی ہڈی والے جانوروں کی اقسام یعنی 52 Species ہزار سخت ہڈی والے

2۔ پودوں کی اقسام 2 لاکھ 70 ہزار

3۔ فنگس یا Fungi 72 ہزار

4۔ Protozoa, Algae وغیرہ 80 ہزار

5۔ مرکنی ہڈی والے جانور نرم ہڈی والے 12 لاکھ 72 ہزار سب سے زیادہ

6۔ بیکٹیریا 4 ہزار

یاد رہے کہ یہ اقسام ہیں اور ہر قسم میں جانداروں کی تعداد کتنی ہوگی کوئی اندازہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر قسم میں کروڑوں اکائیاں ہوں گی اور ہر اکائی کا اپنا الگ جہاں ہے۔ اس لحاظ سے کتنے جہان ہوں گے؟ اور وہ سب کا رب یعنی رب العالمین ہے۔ کیا یہ سب کچھ اتفاقیہ ہے یا کسی ہستی کی تخلیق جو خالق مالک ازلی ابدی خدا ہے ہاں یہی ہستی باری تعالیٰ ہے۔

اب انسان کا کفو یعنی Species انسان ہے اور ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ نسل کشی کے لئے نر اور مادہ کا ہونا ضروری ہے اور ان کا اسی کفو میں ہونا بھی ضروری ہے ورنہ نسل آگے نہیں چلے گی۔ لاکھ کوشش کر دیکھیں جب تک نر اور مادہ ایک ہی جنس یا کفو کے نہ ہوں نسل کشی نہیں ہو سکتی نہ مرغی چوہے کا بچہ جن سکتی ہے۔ یا بھینس اونٹ کا بچہ نہ گائے گھوڑے کا بچہ نہ ہاتھی کتے کا بچہ نہ مکئی کا بیج بونے سے گنا اُگ سکتا ہے۔

نہ کپاس کے بنولے سے گندم پیدا کی جا سکتی ہے اگر کسی بھی قلمی آم کی گٹھلیاں مثلاً سندھڑی لنگڑا چونسہ وغیرہ کی گٹھلیاں کاشت کریں تو جو پودا اُگے گا وہ دیسی آم ہی ہوگا کیونکہ وہ قلمی آم ہم نے دو الگ الگ قسمیں دیسی اور قلمی گانٹھوں کو ملا کر حاصل کیا تھا مگر وہ آگے اپنی نسل چلانے کے قابل نہیں وہ پھر اپنے اصل کی طرف لوٹ جائے گا۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ گدھے کو گھوڑی سے ملانے سے بچہ ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے خچر کی صورت میں لیکن یہ قریب ترین کفو تھا یعنی کلاس دونوں کی ایک تھی مگر Species ایک نہ تھی اس لئے بچہ تو ہو گیا لیکن یہ بچہ خچر ہوگا خچر کا چونکہ جوڑا نہیں ہوتا بلکہ مادہ ہی ہوتی ہے اس لئے آگے اس کی نسل نہیں چلتی ہر بار قلمی آم کی طرح گدھے اور گھوڑی کو دوبارہ ملانا پڑے گا تاکہ خچر حاصل ہو جو پہاڑی علاقوں میں باربرداری کے لئے بہت موزوں ہے یعنی اس کی کوالٹی تو گدھے سے اعلیٰ ہے مگر نسل کشی کے لائق نہیں قلمی آم کی طرح ہے کہ ہر بار نیا پودا تیار کرنے کے لئے نئی گرافٹ لگانی ہوگی۔

مکرم قیصر محمود صاحب

ویسٹ انڈیز ٹی ٹوینٹی کا نیا چیمپئن

ٹی ٹوینٹی کرکٹ کا ورلڈکپ ہر دو سال کے بعد آئی سی سی کی زیر نگرانی منعقد ہوتا ہے۔ اس بار یہ ورلڈکپ سری لنکا میں کھیلا گیا۔ جہاں گزشتہ تین ورلڈکپ کی طرح اس بار بھی 12 ٹیمیں شامل ہوئیں۔ ان ٹیموں کو چار پولز میں تقسیم کیا گیا۔ پول اے میں انگلینڈ، بھارت، افغانستان، پول بی میں آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، آئرلینڈ، پول سی میں سری لنکا، جنوبی افریقہ، زمبابوے اور پول ڈی میں پاکستان، نیوزی لینڈ اور بنگلہ دیش کی ٹیمیں شامل تھیں۔ پول میچز میں ہر ٹیم نے دو دو میچ کھیلے۔ جہاں سے ٹاپ دو ٹیموں نے سپر ایٹ مرحلہ کیلئے کوالیفائی کیا۔

گروپ میچز

18 ستمبر 2012ء سے گروپ میچز کا آغاز میزبان سری لنکا اور زمبابوے کے میچ سے ہوا۔ جس میں سری لنکا نے زمبابوے کو یک طرفہ مقابلے کے بعد 82 رنز سے ہرا دیا۔ گروپ میچز کا اختتام پاکستان اور بنگلہ دیش کے میچ سے ہوا جس میں پاکستان نے عمران نذیر کی شاندار اننگ کی بدولت 8 وکٹوں سے فتح حاصل کی۔

پول اے میں بھارت نے انگلینڈ اور افغانستان کو شکست دے کر پول میں پہلی پوزیشن حاصل کی اس پول سے سپر ایٹ میں جانے والے دوسری ٹیم انگلینڈ تھی۔ پول بی میں آسٹریلیا نے بھی ویسٹ انڈیز اور آئرلینڈ کو شکست دے کر سپر ایٹ مرحلے تک رسائی حاصل کی اس پول میں دوسرے نمبر پر ویسٹ انڈیز کی ٹیم رہی۔ پول سی میں جنوبی افریقہ اور سری لنکا نے سپر ایٹ تک رسائی حاصل کی اس پول میں جنوبی افریقہ نے اپنے دونوں میچ جیت لئے۔ پول ڈی میں پاکستان نے نیوزی لینڈ کو 13 رنز سے اور بنگلہ دیش کو 8 وکٹ سے شکست دے کر اس پول میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس پول سے سپر ایٹ کھیلنے والی دوسری ٹیم نیوزی لینڈ رہی۔

سپر ایٹ مرحلہ

سپر ایٹ مرحلہ میں شامل ہونے والی آٹھ ٹیموں کو آئی سی سی کی رینکنگ کی بنیاد پر دو گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے گروپ میں سری لنکا، ویسٹ انڈیز، نیوزی لینڈ اور دفاعی چیمپئن انگلینڈ کی ٹیمیں شامل تھیں جبکہ دوسرے گروپ میں ٹورنامنٹ کی مضبوط ترین چار ٹیمیں آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، پاکستان اور انڈیا شامل تھیں۔ ٹورنامنٹ کی اس سٹیج پر ٹاپ ایٹ ٹیموں کے شامل ہونے سے ہر مقابلہ نہایت دلچسپ رہا۔

سپر ایٹ کا پہلا میچ ہی نہایت دلچسپ رہا جب نیوزی لینڈ اور سری لنکا کا میچ مقررہ 20-20 اوورز میں ٹائی ہوگیا اور میچ کا فیصلہ سپر اوور میں ہوا جس میں سری لنکا نے کامیابی حاصل کی۔ اسی دن ویسٹ انڈیز نے کرس گیل اور مارلن سیموئلز کی شاندار بیٹنگ کی بدولت انگلینڈ کو شکست دی۔

28 ستمبر کو کھیلے جانے والے دونوں میچ نہایت دلچسپ رہے پاکستان کی ٹیم جنوبی افریقہ کے 133 رنز کے جواب میں 76 رنز پر 6 وکٹیں کھو بیٹھی تھی لیکن عمر گل کی شاندار 33 رنز کی اننگ نے پاکستان کو ایک ہارے ہوئے میچ میں 2 وکٹوں سے کامیابی دلا دی۔ دوسرے میچ میں آسٹریلیا نے انڈیا کا 141 رنز کا ٹارگٹ شین واٹسن اور ڈیوڈ وارنر کی شاندار بیٹنگ کی بدولت 15 ویں اوور میں حاصل کرلیا۔

29 ستمبر کو پہلے گروپ میں کھیلے جانے والے دونوں میچز یک طرفہ رہے۔ انگلینڈ نے نیوزی لینڈ اور سری لنکا نے ویسٹ انڈیز کو شکست سے دوچار کیا۔ اسی طرح 30 ستمبر کے گروپ 2 کے میچز بھی کسی حد تک یک طرفہ ہی رہے۔ آسٹریلیا نے جنوبی افریقہ اور انڈیا نے پاکستان کو شکست دی۔ پاکستان نے انڈیا سے شکست کھا کر ورلڈکپ میچز میں انڈیا سے ہمیشہ شکست کھانے کا ریکارڈ برقرار رکھا۔

یکم اکتوبر کو گروپ 1 کے سپر ایٹ میچز کا اختتام ہوا جہاں پہلا میچ ویسٹ انڈیز اور نیوزی لینڈ کے درمیان کھیلا گیا جو بلاشبہ ٹورنامنٹ کا سب سے زیادہ سنسنی خیز میچ ثابت ہوا۔ مقررہ 20-20 اوورز میں میچ ٹائی ہوگیا۔ سپر اوور میں ویسٹ انڈیز کو نیوزی لینڈ کی طرف سے 18 رنز کا مشکل ہدف ملا جو ویسٹ انڈیز نے شاندار بلے بازی کی بدولت حاصل کر کے سیمی فائنل تک رسائی حاصل کر لی۔ اس گروپ کے دوسرے میچ میں سری لنکا نے دفاعی چیمپئن انگلینڈ کو ہرا کر ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا اور خود سیمی فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔ 2/اکتوبر کو گروپ 2 کے دونوں میچز بہت اہم تھے چاروں ٹیموں میں سے کوئی بھی دو ٹیمیں سیمی فائنل میں قدم رکھ سکتی تھیں۔ پہلے میچ میں پاکستان نے آسٹریلیا کے خلاف 149 رنز بنائے اور پھر اسپنرز نے اپنا کام دکھایا اور آسٹریلیا کو 20 اوورز میں صرف 117 رنز تک ہی محدود رکھا۔

آسٹریلیا اس میچ میں شکست کھانے کے باوجود سیمی فائنل میں پہنچ گیا لیکن پاکستان فتح حاصل کرنے کے باوجود انڈیا اور جنوبی افریقہ کے میچ کے رزلٹ کا منتظر رہا۔ جہاں میچ میں اگر انڈیا جنوبی افریقہ کو 31 یا زائد رنز سے شکست دے دیتا تو سیمی فائنل کھیل سکتا تھا۔ انڈیا نے فتح تو حاصل کی مگر صرف ایک رنز سے اور اس طرح اس گروپ سے پاکستان اور آسٹریلیا کی ٹیمیں سیمی فائنل میں پہنچ گئیں۔

سیمی فائنلز

پہلا سیمی فائنل پاکستان اور سری لنکا کے درمیان کھیلا گیا۔ سری لنکا نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور 19 اوورز میں 122 رنز پر کھیلنے والی سری لنکا ٹیم نے عمر گل کے آخری اوور میں 17 رنز حاصل کر کے پاکستان کو جیتنے کیلئے 140 رنز کا ٹارگٹ دیا۔ ایک سٹیج پر پاکستان ٹیم کافی حد تک میچ پر اپنی گرفت مضبوط کر چکی تھی لیکن کپتان محمد حفیظ، شعیب ملک اور شاہد آفریدی کے اوپر تلے آؤٹ ہونے سے میچ پاکستان کے ہاتھوں سے نکل گیا اور پاکستانی ٹیم 16 رنز سے میچ ہار کر تیسری بار فائنل کھیلنے سے محروم ہوگئی۔

دوسرا سیمی فائنل ٹورنامنٹ کی فیورٹ آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کے درمیان کھیلا گیا۔ لیکن یہ دن ویسٹ انڈیز کا تھا جس نے آسٹریلیا کو کھیل کے ہر شعبہ میں آؤٹ کلاس کر دیا۔ ویسٹ انڈیز نے کرس گیل اور کیرن پولارڈ کی شاندار بیٹنگ کی بدولت آسٹریلیا کو ٹورنامنٹ کا سب سے بڑا 206 رنز کا ہدف دیا۔ اتنے بڑے ہدف کے تعاقب میں آسٹریلیا کی ساری ٹیم 131 رنز پر ہی ڈھیر ہوگئی یوں ویسٹ انڈیز کو پہلی بار ٹی ٹوئنٹی کا فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

فائنل

7/اکتوبر کو کولمبو میں کھیلے جانے والا فائنل دیگر مقابلوں کی طرح نہایت دلچسپ رہا۔ ویسٹ انڈیز کے کپتان ڈیرن سیمی نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ سری لنکن باؤلرز نے اپنی نپی تلی بالنگ سے ویسٹ انڈیز کو ابتدائی 12 اوورز میں صرف 48 رنز ہی حاصل کرنے دیئے لیکن اس کے بعد مارلن سیموئلز نے اپنے بیٹ سے سری لنکن باؤلنگ کو ادھیڑ کر رکھ دیا خاص طور پر ملنگا کی بالنگ کو تو بالکل بے حیثیت کر دیا۔ ویسٹ انڈیز نے مقررہ 20 اوورز کے اختتام پر 137 رنز بنا لئے۔ مارلن سیموئلز نے 56 گیندوں پر چھ چھکوں کی بدولت 78 رنز اور کپتان ڈیرن سیمی نے 26 رنز بنائے۔ 138 رنز کا ہدف حاصل کرنے کی کوشش میں سری لنکن ٹیم شروع ہی سے دباؤ کا شکار نظر آئی اور پوری ٹیم 19 اوور میں صرف 101 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ اس طرح ویسٹ انڈیز نے فائنل میچ 36 رنز سے جیت کر پہلی بار ٹی ٹوینٹی ورلڈکپ کا چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ فائنل کے مین آف دی میچ ویسٹ انڈیز کے آل راؤنڈر مارلن سیموئلز قرار پائے۔ جبکہ آسٹریلیا کے آل راؤنڈر شین واٹسن کو بہترین آل راؤنڈ کارکردگی پر ٹورنامنٹ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا جس نے ٹورنامنٹ کے مسلسل چار میچوں میں مین آف دی میچ کا ایوارڈ حاصل کیا۔

ویسٹ انڈیز کے علاوہ انڈیا (2007ء)، پاکستان (2009ء) اور انگلینڈ (2010ء) کی ٹیمیں بھی ایک ایک بار ٹی ٹوینٹی چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کر چکی ہیں۔ ویسٹ انڈیز کے لئے یہ کامیابی اس لئے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس سے قبل آخری بار ویسٹ انڈیز 1979ء میں ون ڈے کرکٹ کا ورلڈکپ جیتی تھی۔ اس دوران ویسٹ انڈیز ون ڈے کرکٹ کے 8 اور ٹی ٹوئنٹی کے تین ورلڈکپ مقابلوں میں صرف 1983ء کے ورلڈکپ کا فائنل ہی کھیل سکی تھی۔

سری لنکا کی ٹیم اس لحاظ سے بدقسمت رہی کہ اسے 2007ء سے اب تک چوتھی مرتبہ کسی ورلڈکپ کے فائنل میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ 2007ء کے ورلڈکپ میں آسٹریلیا اور 2011ء کے ورلڈکپ میں انڈیا کے ہاتھوں شکست کھانا پڑی۔ جبکہ 2009ء کے ٹی ٹوینٹی ورلڈکپ میں پاکستان اور اب اس ورلڈکپ میں ویسٹ انڈیز کے ہاتھوں اسے فائنل میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

فوری رابطہ کریں

درج ذیل افراد براہ کرم جلد وکالت وقف نو سے رابطہ کر کے ممنون فرمائیں۔

1۔ ریاض احمد واہلیہ رفعت یاسمین
سابقہ ایڈریس: دفتر وقف جدید۔ ربوہ

2۔ طاہر احمد واہلیہ اسماء کوثر
سابقہ ایڈریس: c/o اصلاح وارشاد مقامی۔ ربوہ

3۔ نثار احمد مغل
سابقہ ایڈریس: دکان نمبر 3 گلی نمبر 25 17 انفنٹری روڈ مصطفیٰ آباد دھرم پورہ فیصل آباد

4۔ کلیم احمد
سابقہ ایڈریس: سابق کارکن وکالت مال اول ربوہ

5۔ بشیر احمد واہلیہ بشریٰ بشیر
سابقہ ایڈریس: نصیر آباد رحمان۔ ربوہ

(وکیل وقف نو)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

ایک ارب سے زائد انسان فیس بک کے رسیا بن گئے

سماجی رابطے کی ویب سائیٹ فیس بک کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ دنیا بھر میں ہر مہینے ایک ارب سے زیادہ افراد فیس بک کا استعمال کرتے ہیں۔اس بات کا اعلان فیس بک کے بانی مارک زکربرگ نے امریکی ٹی وی پر کیا۔فیس بک کو 2004ء میں شروع کیا گیا تھا۔فیس بک کے بے شمار نقصانات بھی ظاہر ہورہے ہیں۔

ایکنی ختم کرنے والا جرثومہ تلاش

امریکی سائنس دانوں نے جلد میں موجود بے ضرر جرثومے کو تلاش کرلیا جو ایکنی پیدا کرنے والے بیکٹیریا کو ختم کرنے کا باعث بنتا ہے۔اس حوالے سے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے ماہرین نے انسانی جلد پر فنج کے 11 مختلف اقسام کے جراثیم کا مشاہدہ کیا جو ایکنی کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

لگژری کاریں خریدنے میں خواتین کی سبقت

عرب ٹی وی نے سعودی ماہرین کے حوالے سے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ مملکت میں خواتین مہنگی کاروں کی خریداری میں مردوں سے کئی گنا زیادہ دلچسپی لے رہی ہیں۔خواتین کاروں کی خریداری کے وقت نہ صرف نقد رقم ادا کرتی ہیں بلکہ انہیں اپنے زیور کی طرح سنبھال کر رکھتی ہیں۔

یورپ میں شہریوں کو سن بیڈ کے استعمال سے پرہیز کا مشورہ

یورپ میں ساحل سمندر سے دور رہنے والے سن بیڈ استعمال کرتے ہیں لیکن ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اس سے کینسر ہو سکتا ہے۔برطانیہ میں ہونے والی تحقیق کے مطابق سن بیڈ استعمال کرنے والے پچیس برس سے کم عمر افراد میں کینسر کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔تحقیقات کے مطابق سن بیڈ استعمال کرنے والوں میں کینسر کا خطرہ دیگر افراد کی نسبت 67 فیصد زیادہ ہوتا ہے۔

گوئٹے مالا میں ملکہ میاں کا مقبرہ دریافت

ماہرین آثار قدیمہ نے ایک ایسے مقبرے کا سراغ لگایا ہے جس میں ملکہ میاں کالوتی کابل اپنے اثاثوں سمیت مدفون ہیں۔پیٹن کے جنگل والے علاقے میں یہ مقبرہ دریافت کرنے والے امریکی ماہر ڈیوڈ فرائیڈل کا کہنا تھا کہ وہ 43 سال سے گوئٹے مالا میکسیکو اور بیلز میں کام کر رہا ہے اور یہ اس کی اب تک کی سب سے بڑی دریافت ہے ملکہ کی قبر سے سات سے آٹھ صدی قبل کے مٹی کے ظروف،سیپیاں،قیمتی ہیرے اور چمکدار سیاہ پتھر کے چاقو بھی برآمد ہوئے ہیں۔ملکہ میاں کی باقیات کو ڈی این اے ٹیسٹ کیلئے لیبارٹری بھیج دیا گیا۔

ایک ہزار 325 پونڈ کا چلی پائی تیار کرنے کا ریکارڈ

امریکی ریاست ٹیکساس میں دنیا کا سب سے بڑا چلی پائی تیار کرنے کا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا گیا ہے۔اس دیوہیکل چلی پائے کو خصوصی طور پر ایک مقامی فیسٹیول کیلئے مقامی شیفس نے مل تیار کیا جس کا کل وزن 1 ہزار 3 سو 25 پونڈ ہے۔اس فیسٹیول میں عالمی اعزاز کے حامل چلی پائے کو دیکھنے کیلئے لوگوں کی قطاریں لگ گئیں جسے عام نمائش کے بعد وہاں موجود افراد میں تقسیم کرکے جشن منایا گیا۔

پلاسٹک کی بوتلوں کا دوبارہ استعمال صحت کیلئے نقصان دہ ہے

ماہرین نے کہا ہے کہ پلاسٹک کی بوتلوں کا دوبارہ استعمال صحت کیلئے نقصان دہ ہے۔کینیڈا کی یونیورسٹی گیگری میں ہونے والی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پلاسٹک کی بوتلیں جنہیں کولڈ ڈرنک یا پانی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے ان کا دوبارہ استعمال صحت کیلئے مضر ہے۔ماہرین کے مطابق پلاسٹک کی خالی بوتلوں کو ساحل سمندر پر پھینکنے سے سمندری پانی آلودہ ہوجاتا ہے پھر ان بوتلوں کو دوبارہ اکٹھا کیا جاتا ہے اور بعض اوقات تو گڑھوں میں پڑی ہوئی بوتلوں کو بھی اٹھا کر ری سائیکل کیا جاتا ہے۔ایسی بوتلوں کے استعمال سے تپ دق جیسی خطرناک بیماری جنم لیتی ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ پانی کو ابال کر استعمال کیا جائے اور پانی استعمال کرنے کے بعد بوتل کو اچھے طریقے سے واش نہ کرنے کی وجہ سے بیکٹیریا جنم لیتے ہیں ماہرین کے مطابق کھانے پینے کے معاملے میں صفائی کا خیال رکھنے سے بہت سی بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے۔

جاپانی سائنسدانوں نے پلاسٹک کو ڈیزل میں بدلنے والی مشین ایجاد کر لی

جاپانی سائنسدانوں نے ایک ایسی جدید مشین ایجاد کرلی ہے جو ناکارہ پلاسٹک کی اشیاء کو ڈیزل آئل میں تبدیل کرسکتی ہے۔اس جدید مشین میں ہر طرح کا پلاسٹک پگھلائے جانے کے بعد،پٹرول،ڈیزل، اور مٹی کے تیل پر مشتمل ایندھن میں تبدیل ہوجاتا ہے۔پلاسٹک سے بننے والے اس ایندھن کو بعدازاں صاف کر کے اس میں سے ڈیزل اور پٹرول علیحدہ کئے جانے کے بعد روزمرہ کی ایندھن کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

☆......☆......☆

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 19۔اکتوبر

طلوع فجر	4:47
طلوع آفتاب	6:12
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:34

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

LIBERTY FABRICS
قیمت آپ کی سوچ سے بھی کم
اقصیٰ روڈ ربوہ (اقصیٰ چوک)
+92-47-6213312

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

رمضان المبارک کے مہینہ سے
سیل۔سیل۔سیل
گل احمد،الکرم،فائیو سٹار،فردوس، کرسٹل کلاسک،کو لیکشن لان،چائنہ لان، نیز تمام برانڈ کی ڈیزائنر لان پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے

FR-10

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

اب مردانہ سیل سیل سیل
صرف 1 دن کیلئے
مورخہ 19 اکتوبر 2012ء بروز جمعہ
قیمت صرف -/200 -/250 -/300
نیو کامران شوز
ریلوے روڈ حسین مارکیٹ ربوہ

کمپیوٹر کورس میں داخلہ
کمپیوٹر سنٹر گورنمنٹ جامعہ نصرت میں درج ذیل کمپیوٹر کورسز میں داخلہ جاری ہے۔
خواہشمند طالبات 31 اکتوبر 2012ء تک داخلہ لے سکتی ہیں مزید معلومات کیلئے کمپیوٹر سنٹر رابطہ کریں
Computer Basics (Beginner Level)
Web Development (Advanced Level)
برائے رابطہ: 0476214719,0333 6707106
www.jamianusrat.co.nr